اہل حدیث پر

کچھ مزید کرم فرمائیاں

"شادی کی پہلی دس راتیں" نامی مسموم کتاب کا مہذب جواب



عمر فاروق قدوسی

ادارہ ترجمان السنہ

اہل حدیث پر

کچھ مزید کرم فرمائیاں

از قلم

عمر فاروق قدوسی

ادارہ ترجمان السنہ

اشاعت .... دسمبر ۲۰۱۰

طابع .... ادارہ ترجمان السنۃ

ایسا کرنے سے روکتا ہے کہ یہ حدیث ہمارے مذہب کے موافق نہیں تو ایسا بدنصیب اپنی نماز کی نہیں بلکہ اپنے ایمان کی فکر کرے۔

عامۃ الناس میں ایسے لوگ شاید بہت کم ہوں لیکن علماء احناف سے آپ دریافت کریں تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ بے شمار علماء ایسے ہوں گے جو اقرار کریں گے کہ ہم فلاں مسئلے پر اس لیے عمل نہیں کرتے کہ یہ مسئلہ ہماری فقہ کے مطابق نہیں۔ آپ ان سے پوچھیں کہ قرآن کریم اور حدیث شریف سے اس مسئلہ میں کیا رہنمائی ملتی ہے؟ اسوۂ رسول ﷺ کیا ہے؟ اصحاب رسول ﷺ کا کیا عمل تھا؟ اول تو مقلدین کے ہاں اصولی طور پر یہ سوال ہی غلط ہے۔ وہاں ایسے سوال کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ وہاں آپ کے دین کا دائرہ آپ کے امام صاحب تک محدود ہوتا ہے۔ جیسا کہ احناف کے ہاں کسی سوال کے جواب میں آپ کو درمختار، عالمگیری، ہدایہ، کنز وغیرہ کے حوالے سننے اور پڑھنے کو ملیں گے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم تو چلیے اہل حدیث کی کتب ہوئیں، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی وغیرہ یوں سمجھئے کہ شجر ممنوعہ ہیں۔ ہر کس و ناکس کے ہاں وہ "صلاحیت و اہلیت" کہاں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے فرامین کی طرف رجوع کر سکے، گویا نبی کریم ﷺ کی تعلیمات عربی زبان میں نہیں کسی اور ہی زبان میں ہیں۔ انہیں سمجھنا عام آدمی کے بس کی بات نہیں کہ وہ ان سے مسائل اخذ کر سکے۔ یہ تو دعائیں دیں اہل حدیث کو جنہوں نے کہہ کہہ کر انہیں کتب حدیث کی طرف مائل کیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب اثر اور اس کی حقیقت:

"شادی کی پہلی دس راتوں" کے "رئیس المحققین" مصنف نے اس رسالے میں اپنے بعض اسلاف کی روایتی ہٹ دھرمی اور ضد کا مظاہرہ کیا ہے۔ اپنی اس فرضی شادی کی فرضی دلہن سے مکالمے کے دوران عبدالغنی طارق لدھیانوی نے قرآن کریم سے مسئلہ عدم رفع الیدین ثابت کیا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ میں قرآن سے ثابت کروں گا کہ نماز میں رفع الیدین نہیں کرنی چاہیے۔ ان کی "وزنی" دلیل ملاحظہ ہو۔ لکھتے ہیں:

"پارہ نمبر ۱۸ کی دوسری آیت اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ پر

مفسر صحابہ ابن عم رسول اللہ ﷺ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((لا یلتفتون یمینا ولا شمالاً ولا یرفعون ایدیھم فی الصلوٰۃ)) ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وہ مومن کامیاب ہوگے جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں خشوع کا مطلب یہ ہے کہ بندہ نماز میں نہ دائیں دیکھے نہ بائیں اور نہ ہی نماز میں رفع الیدین کرے۔

''لوجی! آپ تو اپنے دعویٰ پر دلیل نہ دے سکیں لیکن میں نے قرآن سے دلیل پیش کردی۔'' (ص:۸)

مولانا صاحب کا دعویٰ تھا قرآن سے دلیل پیش کرنے کا ..... ہمارا خیال تھا کہ وہ قرآن کریم کی کوئی آیت پیش کریں گے کہ جس میں صراحت سے حکم دیا گیا ہوگا کہ رفع الیدین نہ کیا کرو، یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ رفع الیدین کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ لیکن وہ دلیل پیش فرما رہے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب ایک قول کی۔ ایک عام آدمی جسے مسائل کی تفہیم اور ادراک نہیں، وہ تو اس قسم کی غیر مصدقہ، مصنوعی اور خود ساختہ دلیلوں سے مطمئن ہو سکتا ہے لیکن جن کے قلوب و اذہان میں فرمانِ نبوی ﷺ کی سرخ روئی کا سودا سمایا ہو، وہ تار عنکبوت سے بھی ہلکی ان دلیلوں سے کبھی متاثر نہیں ہو سکتے۔

اب آپ ملاحظہ فرمایئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منسوب اس اثر کی اسنادی تحقیق: ❶

''یہ ساری کی ساری تفسیر کذوب وموضوع ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت ہی نہیں ہے۔ اس تفسیر کی سند کے دو بنیادی راوی محمد بن مروان السدی اور محمد بن السائب الکلبی دونوں کذاب ہیں۔ اوّل الذکر یعنی محمد بن مروان السدی کو

---

❶ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب اس موضوع اثر کی تحقیق حافظ زبیر علی زئی کی کتاب "نور العینین فی مسئلۃ رفع الیدین عند الرکوع و بعدہ فی الصلوٰۃ" سے ماخوذ ہے۔ تفصیل کے لیے قارئین مذکورہ کتاب کے صفحات ۲۲۸، ۲۳۲، ۲۲۲ ملاحظہ فرمائیں۔]

امام بخاری ، امام ابو حاتم رازی ، امام نسائی ، حافظ ہیثمی ، امام ذہبی وغیرہ نے متروک ، امام یحییٰ بن معین نے لیس بثقة یعنی وہ ثقہ نہیں اور ابن نمیر نے کذاب کہا ہے۔ دیگر ائمہ حدیث نے بھی اس پر سخت جرح کی ہے۔ خود مولانا سرفراز خان صفدر نے بھی اس جرح کو ازالۃ الریب میں نقل کیا ہے اور اس سے استدلال فرمایا ہے۔ وہ اپنی ایک اور کتاب میں لکھتے ہیں "سدی کذاب اور وضاع ہے۔" ایک اور جگہ لکھتے ہیں: "آپ نے خازن کے حوالے سے "سدی کذاب" کے گھر میں پناہ لی ہے جو آپ کی "علمی رسوائی" کے لیے بالکل کافی ہے اور یہ "داغ" ہمیشہ آپ کی پیشانی پر چمکتا رہے گا۔" (ماخوذ)

قارئین کرام! اگرچہ محاورہ ہے کہ دیگ کا ایک دانہ ہی کافی ہوتا ہے۔ لیکن ہم مزید تسلی و تشفی کے لیے اس منسوب تفسیر کی سند کے دوسرے راوی کے متعلق ائمہ حدیث کی جرح بھی نقل کرتے ہیں۔

اس "سلسلۃ الذہب" کے دوسرے راوی کا نام محمد بن السائب الکلبی ہے۔ اس کے متعلق ائمہ محدثین فرماتے ہیں:

۱۔ سلیمان التیمی: کوفہ میں دو کذاب تھے۔ ان میں سے ایک کلبی ہے۔

۲۔ قرۃ بن خالد: لوگ یہ سمجھتے تھے کہ کلبی جھوٹ بولتا ہے۔

۳۔ یزید بن زریع: کلبی سبائی تھا۔

۴۔ محمد بن مہران: کلبی کی تفسیر باطل ہے۔

۵۔ یحییٰ بن معین: لیس بشیء کلبی کچھ چیز نہیں ہے۔

۶۔ ابو حاتم الرازی: اس کی حدیث کے متروک ہونے پر لوگوں کا اجماع ہے۔ اس کے ساتھ وقت ضائع نہ کیا جائے۔ وہ حدیث میں گیا گزرا ہے۔

۷۔ حافظ ابن حجر: المفسر متهم بالكذب ورمي بالرفض۔

"امام اہل سنت" سرفراز صفدر لکھتے ہیں:

''امام ابن مہدی فرماتے ہیں کہ ابو جزء نے فرمایا: میں اس بات پر گواہی دیتا ہوں کہ کلبی کافر ہے، میں نے جب یہ بات یزید بن زریع سے بیان کی تو وہ بھی فرمانے لگے کہ میں نے بھی ان سے یہی سنا کہ اشهد انه كافر۔''

اس ''سلسلة الذهب'' کے ایک اور راوی ابو صالح باذام پر بھی جمہور محدثین نے جرح کی ہے اور اسے ضعیف کہا ہے۔

تفسیر ابن عباس کی اس سند کے متعلق امام سیوطی لکھتے ہیں:

''تمام طرق میں سب سے کمزور ترین طریق "الكلبي عن ابي الصالح عن ابن عباس رضي الله عنه" ہے اور اگر اس روایت کی سند میں محمد بن مروان السدی الصغیر بھی مل جائے تو پھر یہ سند ''سلسلة الكذب'' کہلاتی ہے۔''

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ تفسیر ابن عباس محمد بن مروان السدی اور کلبی کی من گھڑت تفسیر ہے جسے انہوں نے کذب بیانی کرتے ہوئے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب کر دیا ہے۔ اس کے برعکس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز میں رفع الیدین کا ثبوت ملاحظہ فرمائیے:

''ابوحمزہ (عمران بن ابی عطاء الاسدی تابعی) فرماتے ہیں کہ "رأيت ابن عباس يرفع يديه إذا افتتح الصلوٰة وإذا ركع وإذا رفع رأسه من الركوع" میں نے ابن عباس کو دیکھا کہ وہ شروع نماز، رکوع سے پہلے اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۱، ص ۲۳۵، ح: ۲۴۳۱ اس کی سند حسن ہے)

طاؤس (تابعی) فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عباس کو نماز میں رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا ہے۔'' (جزء رفع الیدین ۲۸ اور اس کی سند صحیح ہے)

قارئین کرام! یہ تھی اس ''اثر'' کی حقیقت کہ جس کے زیر اثر مولانا امین اوکاڑوی کے یہ شاگرد رشید اور ان کے ہم نوا اہل حدیث پر گرجتے برستے ہیں اور واویلا کرتے ہیں۔ جسے یہ